QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

علم اسبابِ ورودِ حدیث؛ تعارف، آغاز وارتقاء

(علامہ ابن حمزہ دمشقی کی کتاب 'البیان' کا خصوصی مطالعہ)

Knowledge of the Origins of Hadith: Introduction, Beginnings and Development

(A special study of Allama Ibn Hamza Damaschi's book 'Al-Bayān')

Zia Rasool Sajid

M.Phil Scholar, Islamic Research Center, Bahauddin Zakariya University Multan. Email: ziaarasool468@gmail.com

Dr. Razia Shabana

Associate Professor, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University Multan. Email: raziashabana@bzu.edu.pk

The knowledge of the hadiths of the Messenger of Allah ﷺ is great in every respect. It is a revelation like the Qur'an. This book is a brief interpretation of Allah. The Holy Qur'an contains general instructions. But the description of these instructions is impossible and impossible without knowing the knowledge of Hadith. Following the departure of the Messenger of Allah ﷺ is possible only through the Sunnah. The complete and correct knowledge of the Sunnah depends on another thing besides the text of the hadith, which is called the causes of the hadith. From this knowledge, it is known which hadith. When, where and why has it arrived? What was the atmosphere like when the Prophet ﷺordered something or forbade something? In order to understand the hadith correctly, knowledge of the causes of the hadith is required. Knowledge of this knowledge is essential for a Muslim in general and for a Mujthid in particular. Faith and love require that we get to know the character, attributes and commandments of the Prophet of whom we are the ummah. So that faith and love reach the level of perfection. The purpose of this article is to describe the introduction of knowledge of hadith and hadith for understanding hadith.

Key Words: Hadith, Sunnah, Revelation, Causes of Hadith, Ibn e Hamza Damishqi, Kitāb ul-Biyān.

DOAJ · Academic Resource Index ResearchBib · Journament · CiteFactor · اردو جرائد اشاریہ · Electronic Object Identifier · I2OR · Cosmos

تعارف:

سنت رسول اللہ ﷺ شریعت کا دوسرا اہم ماخذ ہے اس لئے ایک مسلمان کے لئے اس کی معرفت ضروری ہے۔ سنت کی کماحقہ معرفت کے لئے جیسے علم روایت و درایت ضروری ہے۔ ایسے ہی اسباب ورود کا علم بھی نہایت ضروری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کونسی حدیث کب، کہاں اور کیوں وارد ہوئی؟ جس وقت آپ ﷺ نے کوئی بات ارشاد فرمائی، کوئی عمل کیا یا کسی بات سے منع فرمایا تو اس وقت ماحول کیسا تھا اور کون سے ایسے عوامل تھے جن کی وجہ سے کوئی حکم دیا گیا یا کسی شے سے منع کیا گیا۔ ایک محقق کے لئے احادیث کو سمجھنے کے لئے اسباب کی بڑی اہمیت اور ضرورت ہے۔ زیر نظر مقالہ میں علم اسباب ورود حدیث کا تعارف، آغاز وارتقاء کو بیان کیا گیا ہے۔

علم اسباب ورود حدیث کا تعارف

"علم اسباب ورود حدیث" یہ عبارت ترکیب اضافی پر مشتمل ہے۔ اس میں تین کلمات خصوصی طور پر تحقیق طلب ہیں۔

(۱) اسباب	(۲) ورود	(۳) حدیث

1. اسباب

اس کے اصل حروف "س، ب، ب" ہیں۔ سبب کی جمع اسباب آتی ہے اس کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے امام راغب لکھتے ہیں۔

السبب الحبل الذی یصعدبہ النخل۔ [1]

وہ رسی جس کے ذریعے کھجور پر چڑھا جائے اس کو سبب کہتے ہیں۔ اس کی جمع اسباب آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلْيَرْتَقُوْا فِى الْاَسْبَابِ۔ [2]

تو انہیں چاہیے کہ رسیاں باندھ کر (آسمان پر) چڑھ جائیں

یہ اشارہ بالمعنی ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف۔

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۔ [3]

وسمی کل مایتوصل بہ الی شئی سببا۔ [4] ہر وہ چیز جس کے ذریعے کسی شئی تک پہنچا جائے اسے سبب کہا جاتا ہے۔

سید شریف (متوفی 816ھ) لکھتے ہیں:

السبب: فی اللغة لما یتوصل بہ الی المقصود، وفی الشریعة: عبارة عمایکون طریقا للوصول الی الحکم غیر موثرفیہ۔ [5]

لغت میں سبب اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے مقصود تک پہنچا جائے۔

---

[1] -Abul Qāsim Husayn bin Muhammad al-Raghib Aṣfahānī, Al-Mufradāt fī Gharā'ib al-Qur'an (Beirūt: Matbu'ah al-Dār al-Shāmiyyah, s.n.), 391/1.

[2] -Ṣād, 38:10.

[3] -Al-Ṭur, 52:38.

[4] -Abul Qāsim Husayn bin Muhammad al-Raghib Aṣfahānī, Al-Mufradāt fī Gharā'ib al-Qur'an, 391/1.

[5] -Mir Sayyid Sharif Ali bin Muhammad Al-Jurjani, Al-Ta'rifat (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah), 117/1.

اور شرع میں سبب سے مراد ہے حکم تک پہنچنے کا ایسا راستہ جو حکم میں موثر نہ ہو۔

امام اللغۃ خلیل بن احمد لکھتے ہیں:

والسبب: الطریق لانک تصل بہ الی ماترید[6]

سبب کے معنی راستہ ہیں کیونکہ بذریعہ راستہ تم اپنی مراد تک پہنچتے ہو۔

2. ورود

ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوہری الفارابی (393ھ) لکھتے ہیں:

ورد فلان ورودا: فلاں حاضر ہوا (فلاں آیا) اوردہ غیرہ واستوردہ ای احضرہ۔[7] اس کے غیر نے اس کو حاضر کیا (یعنی لے آیا)۔ ورود مصدر ثلاثی مجرد سے لازم ہے جبکہ ثلاثی مزید فیہ کی صورت میں متعدی ہے۔

الصحاح میں فارابی لکھتے ہیں۔

الحدیث: الحدیث نقیض القدیم: حدیث، قدیم کی ضد ہے یہ حدیث خبر کے معنی میں آتا ہے چاہیے وہ خبر قلیل ہو یا کثیر، اس کی جمع خلاف قیاس احادیث آتی ہے۔

وھو (فی اللغۃ) ضد القدیم ویستعمل فی قلیل الکلام وکثیرہ۔[8]

ملا علی القاری شرح نخبۃ الفکر میں اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وفی اصطلاحھم، قول رسول اللہ (ﷺ) وفعلہ و تقریرہ وصفتہ حتی فی الحرکات والسکنات فی الیقظہ والمنام۔[9]

محدثین کی اصطلاح میں رسول اللہ ﷺ کے قول، فعل، تقریر اور آپ علیہ السلام کی صفت حتی کہ بیداری اور نیند کی حالت میں ظاہر ہونے والی حرکات اور سکنات کو حدیث کہا جاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف:

علم اسباب ورود الاحادیث، علوم الحدیث کی انواع میں سے ایک اہم اور عظیم علم ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق براہ راست متن حدیث کے ساتھ ہے۔ علم کی عظمت و شرافت معلوم کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ اس علم میں حدیث رسول سے بحث کی جاتی ہے جسے علماء

---

6 -Imam al-Lughah Khalil Ahmad Farahidi, Kitab al-'Ayn (Al-Maktabah al-Shamilah) 204/7.

7 -Abu Nasr Isma'il bin Hammād Al-Farābī, Al-Sihah Taj al-Lughah (Egypt: Dār al-'Ilm, 1990AD), 549/2.

8 -Abu Nasr Isma'il bin Hammād Al-Farābī, Al-Sihah Taj al-Lughah, 278/1.

9 -Ali bin Sultan Muhammad Al-Qari, Sharh Nukhbat al-Fikr (Al-Maktabah al-Shamilah), 153/1.

وحی خفی قرار دیتے ہیں۔ اس کی علماء نے کئی تعریفات ذکر کی ہیں ان میں سے چند اہم درج ذیل ہیں۔ امام سیوطی اس علم کو اسباب نزول سے تشبیہ دیتے ہیں۔ امام سیوطی لکھتے ہیں۔فان من انواع علوم الحدیث معرفة اسبابه كاسباب نزول القرآن[10]

پس بے شک علوم حدیث کی انواع میں سے اسباب حدیث کی معرفت اسباب نزول قرآن کی مثل ہے۔ علامہ ابن حمزہ دمشقی بھی اسی طرح لکھتے ہیں۔وان من اجل انواع علوم الحدیث معرفة الاسباب[11]

علوم حدیث کی عظیم انواع میں سے معرفة الاسباب ہے ابو شھبۃ(متوفی 403ھ) لکھتے ہیں:ھو علم یبحث فیہ عن الاسباب الداعیة الی ذکر رسول اللہ ﷺ[12] یہ ایسا علم ہے جس میں ان اسباب سے بحث کی جاتی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ذکر کی طرف بلانے والے ہیں۔ مزید اسی مقام پر لکھتے ہیں اور یہ سبب کبھی کوئی سوال ہوتا ہے اور کبھی کوئی قصہ اور کبھی کوئی حادثہ ہوتا ہے تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سبب کی وجہ سے حدیث ارشاد فرماتے ہیں۔[13]

مقالہ نگار کے نزدیک اسباب ورود الحدیث کا مطلب ہے کہ کونسی حدیث کب؟ کہاں؟ کس کے لیے؟ اور کس وجہ سے وارد ہوئی۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات ارشاد فرمائی یا کوئی عمل کیا تو اس وقت کیسے حالات تھے۔ اور کون سے عوامل تقاضا کررہے تھے جن کی وجہ سے کوئی حکم دیا گیا یا کسی چیز سے منع کیا گیا وغیرہ۔

ضروری نہیں ہے ایک ہی سبب میں تمام باتیں پائی جائیں کسی سبب میں ان میں سے ایک کسی میں ایک سے زائد پائی جاسکتی ہیں۔

حدیث کی اقسام باعتبار اسباب ورود

سبب ورود کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ایسی احادیث جن کا کوئی سبب ہو جس کی وجہ سے وہ حدیث وارد ہوئی۔

۲۔ ایسی احادیث جن کا کوئی سبب نہ ہو۔

---

10 -Jalal al-Din Al-Suyuṭī, ʻAbd al-Rahmān bin Abi Bakr, Kitab al-Lam' fi Asbab Wurud al-Hadith (Beirūt, Lebanon: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, s.n.),28/1.

11 -Ibrahim bin Muhammad bin Kamal al-Din al-ma'ruf ibn Hamzah Dimashqi, Al-Bayan wa al-Ta'rif (Beirūt, Lebanon: Al-Maktabah al-'Ilmiyyah, s.n.), 2/1.

12 - Muhammad bin Muhammad Abu Shahbah, Al-Wasīt fi 'Ulum wa Mustalah al-Hadith (Al-Maktabah al-Shamilah), 467.

13 - Muhammad bin Muhammad Abu Shahbah, Al-Wasīt fi 'Ulum wa Mustalah al-Hadith, 467.

وہ احادیث جن کا کوئی سبب ہوتا ہے ان کو باعتبار سبب ورود احادیث سببیہ کہا جاتا ہے۔ جیسے البیان کی حدیث نمبر 301 ہے۔ (افضل الاعمال الصلوٰۃ لوقتھا وبرالوالدین۔) اس کا سبب ورود عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھاای العمل افضل؟[14] "افضل عمل کونسا ہے"؟

اور وہ احادیث جن کو رسول اللہ ﷺ نے ابتداءً بغیر کسی ظاہری سبب کے ارشاد فرمایا ہو ایسی احادیث کو حدیث ابتدائیہ یا بیانیہ کہا جاتا ہے۔ جیسے طبرانی کی معجم الاوسط میں ہے اکفلوا لی ستۃ خصال-[15] اس کا سبب ورود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گرد بیٹھے ہوئے امتیوں سے ارشاد فرمایا۔ ابن حمزہ نے ابتدا سبب ورود کے اعتبار سے یہی دو قسمیں بیان کی ہیں جیسا کہ البیان میں ہے۔ الحدیث الشریف فی الورود علی قسمین۔ مالہ سبب قیل لاجلہ، وما لاسبب لہ [16]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کچھ احادیث ایسی ہیں جنہیں نبی ﷺ نے پہلے سے موجود کسی سبب کے بغیر ابتدائی طور پر بیان کیا مثلا لوگوں کی راہنمائی کے لیے یا کسی چیز پر برانگیختہ کرنے کے لیے یا کسی چیز کا حکم فرمانے یا کسی چیز سے روکنے کے لیے، لیکن بظاہر پہلے سے ان کا کوئی خاص سبب نہیں ہوتا۔

اور کچھ احادیث ایسی ہیں جن کا پہلے سے کوئی ظاہری سبب ہوتا ہے جس کی بناء پر آپ ﷺ نے وہ احادیث بیان کی ہوتی ہیں۔ مثلاً کسی واقعہ یا حادثہ کے رونما ہونے کی وجہ سے یا کسی سائل کے سوال کی بناء پر حدیث وارد ہوئی۔

یہ سبب کبھی تو اسی حدیث میں موجود ہوتا ہے کبھی اس حدیث کی کسی دوسری سند میں مذکور ہوتا ہے۔ احادیث سببیہ میں سے یہی آخری قسم یعنی جس کا سبب کسی اور سند میں مذکور ہوتا ہے زیادہ اہم ہے کہ اس میں حدیث کی دیگر اسناد کی جانچ پڑتال کرکے سبب ورود کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سبب ورود کو کسی طور پر بھی محض قیاس اور عقل سے نہیں جانا جاسکتا۔ اس کی معرفت صرف روایت اور نقل پر موقوف ہے۔

احادیث سببیہ کی تقسیم:

عمومی طور پر احادیث سببیہ کی دو اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ احادیث سببیہ سوالیہ یا استفہامیہ

۲۔ احادیث سببیہ واقعیہ یا حادثیہ

---

[14] -Ibrahim bin Muhammad bin Kamal al-Din al-ma'ruf ibn Hamzah Dimashqi, Al-Bayan wa al-Ta'rif, 123.

[15] -Salman bin Ahmad ṭabarānī, Al-Mu'jam al-Awsat (Madinah: Dar al-Haramayn, lil-Tiba'ah wa al-Nashr wa al-Tawzi', 1410 AH), Vol: 5, Raqm al-Hadith: 154.

[16] -Ibrahim bin Muhammad bin Kamal al-Din al-ma'ruf ibn Hamzah Dimashqi, Al-Bayan wa al-Ta'rif, 32/1.

احادیث سببیہ سوالیہ یا استفہامیہ

وہ احادیث جن کا سبب ورود کسی سائل کا سوال ہو جیسے مسلم میں ہے "افضل الاعمال الصلوٰۃ لوقتھا وبرالوالدین" کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سوال ای العمل افضل کے جواب میں ارشاد فرمائی۔[17]

احادیث سببیہ واقعیہ یا حادثیہ:

احادیث سببیہ واقعیہ سے مراد ایسی احادیث ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کسی واقعہ یا حادثہ رونما ہونے کے بعد یا اسے ملاحظہ کرنے کے بعد ارشاد فرمائیں۔ جیسے ابو داود میں ہے۔(اللھم بارک لامتی فی بکورھا[18] -" اے اللہ میری امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت دے"۔ اس کا سبب ورود حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کہ آپ ﷺ نے رمضان میں سحری کے وقت انصار کے گھروں میں آگ دیکھ کر پوچھا اے انس یہ آگ کیسی ہے تو حضرت انس نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انصار سحری کھا رہے ہیں تو آپ ﷺ نے یہ واقعہ ملاحظہ فرمانے کے بعد یہ دعا ارشاد فرمائی۔ راقم نے یہاں ایک تیسری قسم کا اعتبار بھی کیا ہے جسے احادیث سببیہ قصصیہ سے موسوم کیا گیا ہے۔

اس سے ایسی احادیث مراد ہیں جو آپ ﷺ نے کوئی قصہ سماعت فرمانے کے بعد ارشاد فرمائی ہوں۔ جیسے بخاری میں ہے اقراء فانھا السکینۃ تنزلت للقرآن۔[19] اس کا سب حضرت براء بن عازب رضی اللہ نے بیان کیا کہ ایک مرد نے سورہ کہف پڑھی اس کے گھر میں ایک جانور تھا جو ڈرنے لگا۔ الی اخرہ۔

تو اس نے یہ قصہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے یہ قصہ سماعت فرمانے کے بعد یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

سبب الورود سبب ذکر صحابی کی وضاحت:

سبب الورود الحدیث کے متعلق ابو شہبہ لکھتے ہیں:

> ان سبب الورود انما یرادبہ السبب الذی بسببہ قال النبی ﷺ الحدیث۔[20]
>
> "بے شک سبب ورود سے مراد وہ سبب ہے جس کی وجہ سے نبی ﷺ نے حدیث ارشاد فرمائی سبب ذکر صحابی کے متعلق تعریف کرتے ہیں"۔
>
> اماذکر الصحابی للحدیث فیما بعد لیستدل بہ فی مناسبتہ من المناسبات فانہ الایسمی سبب ورود وانما یسمی سبب ذکر[21]

---

[17]- Muslim bin al-Hajjaj Al-Qushayri, Al-Sahih, Kitab al-Iman (Beirūt: Dār Ihyā' al-Turāth al-'Arabī, Vol:1, Raqm al-Hadith: 85

[18]- Abu Dawud Sulayman bin al-Ash'ath, Al-Sunan, Kitab al-Jihād (Lahore: Maktabah Rahmaniyyah, s.n.), Raqm al-Hadith 2606.

[19] -Muhammad bin Isma'il Al-Bukharī, Al-Sahih, Kitāb al-Manāqib (Beirūt: Dār Ihyā' al-Turath al-'Arabī), Raqm al-Hadith 3614.

[20]- Muhammad bin Muhammad Abu Shahbah, Al-Wasīt fi 'Ulum wa Mustalah al-Hadith, 467.

[21] -Muhammad bin Muhammad Abu Shahbah, Al-Wasīt fi 'Ulum wa Mustalah al-Hadith, 467.

بہر حال صحابی رسول کا کسی حدیث کو بعد میں کسی پیش آمدہ صورتِ حال میں ذکر کرنا تاکہ وہ اس حدیث کے ذریعے مناسبات حدیث میں سے کسی مناسب میں استدلال کرے تو اسے سبب ورود نہیں کہا جائے گا بلکہ اسے سبب ذکر کہا جائے گا یعنی صحابی کے ذکر کرنے کا سبب۔

ابن حمزہ دمشقی اس میں توسع پیدا کرتے ہوئے ذکر الصحابی الحدیث کو بھی سبب ورود میں شامل کرتے ہیں۔ چنانچہ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

ان من الاسباب مایکون بعد عصرالنبوۃ کمافی احادیث ذکروا اسباب ورودها عن الصحابۃ رضی اللہ عنهم وقد نظر بعض المتاخرین فی ذلک ولکن ذکر ها اولی لأن فیہ بیان السبب فی الجملۃ فإن الصحابۃ رضی اللہ عنهم حفظوا الأقوال والأفعال وحافظواعلی الأطوار والأحوال فیکون السبب فی الورود عنهم مبینًا لمالم یعلم سببہ عن النبی ﷺ[22]

کہ اسباب ورود میں سے وہ بھی ہیں جو عصر نبوۃ (ظاہر حیات نبی) کے بعد وارد ہوئے۔ جیسے ان احادیث میں علماء سبب ذکر کرتے ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنھم سے منقول ہیں۔ بعض متاخرین کو اس میں اعتراض ہے لیکن ان کو اسباب ورود کی قسم میں شامل کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ ان احادیث میں بہر حال سبب بیان کیا گیا ہے۔ بے شک صحابہ نے نبی علیہ السلام کے اقوال اور افعال کو یاد کیا اور آپ ﷺ کے اطوار اور احوال کو محفوظ کیا تو ان اصحاب سے آنے والا سبب ورود اس سبب کا بیان ہو گا جو نبی علیہ السلام سے ہمیں معلوم نہ ہو سکا۔

لیکن مقالہ نگار کے نزدیک صحابہ سے منقول اسباب مانحن فیہ سے نہیں کہ بحث ہے رسول اللہ ﷺ سے ورود حدیث کے سبب کے بارے میں اور ذہن بادی النظر میں ادھر ہی جاتا ہے۔ رہی بات ابن حمزہ دمشقی علیہ الرحمۃ کے جواب کی۔ تو یہ ایک احتمال کی حد تک بات صحیح ہو سکتی ہے لیکن یقینی بات نہیں کیونکہ دوسرا احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ عصر نبوت میں کوئی سبب ہی نہ ہو اور صحابی کو پیش آمدہ مسئلہ کی مناسبت اس حدیث میں مذکور حکم سے معلوم ہوتی ہو اس لیے صحابی مذکور نے استدلال فرماتے ہوئے یہ حدیث پیش کر دی ہو۔

علم اسبابِ ورود کا آغاز وارتقاء

علم اسباب ورود الحدیث کا شمار متن الحدیث کے علوم میں ہوتا ہے۔ حدیث کے صحیح اور مکمل فہم کے لیے سبب ورود کو جاننا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ایک ہی کلام سے بعض دفعہ اسباب کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف معنی حاصل ہوتے ہیں۔ ایسے ہی

[22] ـIbrāhim bin Muhammad bin Kamal al-Din al-ma'ruf ibn Hamzah Dimashqi, Al-Bayan wa al-Ta'rif, 4/1.

ادائیگی اور نقل کے انداز تبدیل ہونے سے بھی مختلف معنیٰ حاصل ہوتے ہیں۔ اگر ان چیزوں کا حدیث فہمی میں لحاظ نہ رکھا جائے تو مرادِ رسول کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ جیسے ایک جملہ ہے "کیا بات ہے" اگر یہ جملہ کسی کو تحسین کے طور پر کہا جائے تو اس کے معنی اور ہوں گے اور کسی سے استفہامیہ انداز میں کہا جائے تو پھر مطلب اور ہو گا اور اگر راہ چلتے ہوئے کسی سے ٹکر لگ جائے اس وقت سامنے والا شخص یہ جملہ بولے تو اس کے معنی پہلی دو حالتوں سے مختلف ہوں گے۔

اسباب ورود کی اہمیت کے پیش نظر علماء نے اس پر خصوصی توجہ دی کتب احادیث میں احادیث کے ساتھ ساتھ اکثر مقامات پر سبب ورود کو بھی نقل کیا گیا۔ علماء نے اس فن میں کئی کتابیں تصنیف کیں ان میں سب سے پہلا نام ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان العکبری (م417ھ) کا آتا ہے۔[23] انہوں نے اسباب ورود پر مشتمل ایک کتاب لکھی جسے اس فن کی سب سے اول کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ امام سیوطی نے کہا "ہم نے اس کتاب پر اطلاع نہ پائی"۔[24] علامہ ابن حمزہ دمشقی نے بھی اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔وقد الف فیھا ابوحفص العکبری کتاباً وذکر الحافظ ابن حجر انہ وقف علی انتخاب منہ[25] اور بیشک اس فن (اسباب ورود الحدیث) میں ابو حفص العکبری نے ایک کتاب تالیف کی اور حافظ ابن حجر نے ذکر کیا کہ وہ ان (العکبری) کی منتخب کردہ کتاب پر آگاہ ہوئے۔

پھر ان کے بعد ابو حامد الاصفہانی المعروف الکوتاہ متوفی 583 الجوباری* نے اس فن میں ایک بہت عمدہ کتاب تصنیف کی۔

علامہ سیوطی نے اپنی کتاب تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی میں لکھا -النوع التاسع والثمانون معرفۃ اسباب الحدیث ھذا النوع ذکر البلقینی فی محاسن الاصطلاح وشیخ الاسلام فی النخبۃ وصنف فیہ ابوحفص العکبری وابوحامد ابن کوتاہ الجوباری[26] کہ 89ویں قسم اسبابِ ورود حدیث کی معرفت حاصل کرنا ہے اس نوع کا ذکر علامہ بلقینی نے "محاسن الاصطلاح" میں اور شیخ الاسلام (ابن حجر) نے النخبہ میں کہا اور اس فن میں ابو حفص عکبری اور ابو حامد ابن کوتاہ الجوباری نے کتابیں تصنیف کیں۔

علامہ الجوباری کے بعد اس فن پر باقاعدہ طور پر لکھنے والے پہلے محدث شیخ الاسلام امام سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی[27] ہیں۔ علامہ البلقینی نے "محاسن الاصطلاح وتضمین علوم الحدیث لابن الصلاح " میں ابن صلاح کی کتاب کے مطابق ابواب بندی کی لیکن ان ابواب میں اسباب ورودِ حدیث کو اضافی طور پر شامل کیا۔ راقم نے علامہ بلقینی کی کتاب یا اس فن پر دیگر چند کتب کا مطالعہ کیا تو علم اسباب ورود احادیث پر بہت مختصر کلام پایا۔ علامہ البلقینی نے جو کچھ تحریر کیا اس سے آپ کے منہج کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ کے منہج کی کئی خصوصیات ہیں جن میں سے چند کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

---

[23]۔ ابو حفص عمر بن احمد العکبری، 320ھ میں عکبر کے علاقہ میں پیدا ہوئے اور 97 سال کی عمر میں 417ھ میں وفات پائی۔

[24] ـJalal al-Din Al-Suyuṭī, ʿAbd al-Rahmān bin Abi Bakr, Kitab al-Lam' fi Asbab Wurud al-Hadith, 65.

[25]ـ Ibrāhim bin Muhammad bin Kamal al-Din al-ma'ruf ibn Hamzah Dimashqi, Al-Bayan wa al-Ta'rif, 2/1.

* محمد بن عبد الجلیل بن محمد، ابو حامد اصبہانی المعروف بکوتاہ اصبہان کے رہنے والے تھے۔ حافظ الحدیث 'ثقہ ہیں۔

[26] ـJalal al-Din Al-Suyuṭī, Tadrīb al-Rāwī fī Sharh Taqrīb al-Nawawī (Beirūt: Dār al-Ma'rifah, s.n.), 540.

[27]۔ اپنے وقت کے امام الحدیث تھے شیخ الاسلام کے لقب سے مشہور ہیں 805ھ میں فوت ہوئے۔

۱۔ آپ نے حکم شرعی کے استنباط میں سبب ورود حدیث کی اہمیت پر بات کی ہے۔

۲۔ آپ نے احادیث کی مختلف اقسام اور ان کی امثلہ کو بیان کیا جن سے اس فن کو سمجھنے میں بہت سہولت ہوتی ہے۔

۳۔ اور چند مثالوں کو سوال وجواب کی صورت میں بھی بیان کیا ہے جس سے تفہیم میں آسانی ہوتی ہے۔

۴۔ آپ کا اسلوب مختلف احادیث کے درمیان تطبیق میں معاون ہے۔

۵۔ آپ کے اسلوب کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ متعدد روایات کی صورت میں حقیقی سبب ورود کو پانے کے کئی طرق اس اسلوب سے حاصل ہو جاتے ہیں۔

علم اسباب ورود حدیث کی پہلی باقاعدہ جامع کتاب "اللمعة فی اسباب ورود الحدیث" ہے جسے امام جلال الدین سیوطی[28] (م 911ھ) نے تالیف کیا ہے۔ علامہ سیوطی نے اپنی اس کتاب میں درج ذیل بارہ ابواب بنائے۔

(۱) باب الطہارت (۲) باب الصلاۃ (۳) باب الجنائز (۴) باب سبب الاموات (۵) باب الصیام (٦) باب الحج (۷) باب البیع (۸) باب النکاح (۹) باب الجنایات (۱۰) باب الاضحیہ (۱۱) باب الاطعمہ (۱۲) باب الادب

علامہ سیوطی کا اسلوب بیان:

علامہ سیوطی نے کتاب کے ابواب کو فقہی طریقہ ترتیب پر ذکر کیا۔ سب سے پہلے باب کے نام سے آغاز کرتے ہیں پھر لفظ حدیث لکھ کر حدیث بیان کرتے ہین اور بسا اوقات احادیث مکرر بھی لاتے ہیں۔ اس کے بعد لفظ سبب لکھتے ہوئے اس حدیث کا سبب ورود بیان کرتے ہیں اور سبب ورود میں بھی بسا اوقات تکرار سے کام لیا ہے۔

علامہ سیوطی نے راویان حدیث کے نام حذف کر کے فقط صحابی کا نام پیش کرتے ہوئے حدیث کا متن بیان کیا ہے۔

کبھی کبھار علامہ سیوطی تابعی کا نام بھی ذکر کر دیتے ہیں جس نے کسی صحابی سے وہ حدیث روایت کی ہوتی ہے۔ جیسے عمرو بن زبیر عن عائشة، عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبداللہ۔ کہیں کہیں کسی فائدہ کے پیش نظر سند حدیث کو بھی ذکر کر دیا ہے۔ مثلا اس سند میں کسی ضعیف راوی پر تنبیہ کے لیے یا اس لیے کہ جس کتاب سے حدیث روایت کی ہے ہر قاری کو اس کی طرف رجوع کرنا آسان نہیں ہوتا جیسے زبیر بن بکار کی "اخبار المدینہ"، عبدالرزاق بن ہمام صنعانی کی "المصنف"۔

علامہ سیوطی ہر حدیث کو ائمہ حدیث میں سے جس جس نے اسے روایت کیا ہوتا ہے اس کے نام سے شروع کرتے ہیں جیسے احمد، بخاری و مسلم۔

احادیث اور اسباب ورود کے ذکر کرنے کے اعتبار سے علامہ سیوطی کا طریقہ یہ ہے کہ کبھی آپ ایک حدیث ذکر کر کے اس کے کئی اسبابِ ورود بیان کرتے ہیں، کبھی کئی احادیث ذکر کر کے ان سب کا ایک ہی سبب ورود بیان کرتے ہیں اور کبھی کئی احادیث کے کئی اسباب ورود ذکر کرتے ہیں البتہ اکثر ایک حدیث کا ایک ہی سبب ورود بیان کیا ہے۔

علامہ سیوطی نے جن مصادر و مراجع سے احادیث اور اسباب ورود کی روایت کی ان کی تعداد تقریباً 35 ہے جن میں زیادہ تر بنیادی مآخذ ہیں البتہ چند ثانوی مآخذ سے بھی استفادہ کر لیا گیا ہے۔

---

[28]۔ آپ کا نام عبدالرحمان ہے۔ جلال الدین لقب ہے۔ سیوطی اور خضیری نسبت ہے۔ یکم رجب 849ھ میں پیدا ہوئے اور 911ھ میں وفات ہے۔

اسباب ورود حدیث پر اب تک لکھی جانے والی دستیاب کتب میں سے آخری اور ضخیم کتاب "البیان والتعریف فی اسباب ورود الحدیث الشریف" ہے جسے ابن حمزہ دمشقی (م 1120ھ) نے تحریر کیا۔

اس کتاب کے بعد کوئی بنیادی اور مستقل کتاب اس فن پر نہیں ملتی البتہ انہیں دو کتب پر پچھلی نصف صدی میں مختلف عرب یونیورسٹیوں میں تحقیقی، تخریجی، تجدیدی کام ہوا جن میں سے چند کا ذکر مقدمہ میں کیا گیا اور پاکستان میں ہونے والے کام کا تعارف بھی کرایا گیا۔

علامہ ابن حمزہ دمشقی کا اسلوب بیان:

علامہ دمشقی نے اصطلاحات تجوید کے مطابق حروف تہجی کو فہرست میں مقدم کیا مثل حاء اور خاء میں سین اور شین میں اور کلمات معرّف باللام وغیر معرف باللام میں فرق کیا اور جو کلمات الف ولام کے ساتھ معرفہ ہیں انہیں "المحلی بال" کی اصطلاح سے بیان کیا۔

اسم جلالت (اللہ) کے ہمزہ کو علامہ دمشقی نے کبھی "الھمزہ بعدھا الجلالہ" کی اصطلاح سے ذکر کیا ہے۔

علامہ دمشقی نے شمائل نبویہ کی احادیث کو "کاف ولام" میں "ذکر الشمائل النبویہ" کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔

علامہ دمشقی نے ان احادیث کو جو کلمہ "ام"، "لا" اور "یاء ندائیہ" سے شروع ہوتی ہیں انہیں "حرف الام"، "حرف لا" اور حرف الیاء "المثناة التحتیہ" کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔

علامہ دمشقی نے مشہور حدیث مبارک "انما الاعمال بالنیات" کو کتاب کے آغاز میں رکھتے ہوئے تہجی کی ترتیب کے خلاف کیا۔ مگر اس کی وجہ خود ہی لکھ دی ہے۔ "وقداقتدیت بالائمة الاثبات فی الابتداء بحدیث انما الاعمال بالنیات متوسلا بقائلہ علیہ افضل الصلوٰت واکمل التسلیمات"[29]

"یعنی میں نے کتاب کے شروع میں حدیث مذکور انما الاعمال بالنیات رکھتے ہوئے ائمہ کرام کی اقتداء کی ہے تاکہ اس حدیث کے قائل (حضور نبی کریم ﷺ) سے وسیلہ پکڑوں۔

علامہ ابن حمزہ دمشقی اپنی کتاب "البیان والتعریف" میں اپنا منہج ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

> وفی ابواب الشریعة والقصص وغیرھا احادیث لھا اسباب یطول شرحھا وما ذکرناہ انموذج لمن یرغب فی سلوک ھذہ المسالک ومدخل لمن یرید ان یصنف مبسوطا فی ذلک وعنیت بتخریج احادیثہ من المعاجم والمسانید والکتب الستة والواجب فی صناعة الحدیثیة انہ اذا کان الحدیث فی احد الصحیحین لایعزی لغیرہ البتة الا اذا اقتضی الحال، ولکل مقام مقال۔ [30]

---

[29] -Ibrāhim bin Muhammad bin Kamal al-Din al-ma'ruf ibn Hamzah Dimashqi, Al-Bayan wa al-Ta'rif, 4/1.

[30] -Ibrāhim bin Muhammad bin Kamal al-Din al-ma'ruf ibn Hamzah Dimashqi, Al-Bayan wa al-Ta'rif, Muqaddimah Khalil Ma'mun Shaikha, 5.

یعنی ابواب شریعت، قصص وغیرہ میں کئی حدیثیں ایسی ہیں کہ جن کے اسباب ورود کی شرح طوالت پکڑ لیتی ہے اور جو ہم نے ذکر کیا وہ اس راستہ پر چلنے والے کے لیے نمونہ اور مشعل راہ ہے اور اس فن میں کوئی مبسوط و مفصل کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے یہ دروازہ ہے اور میں نے اس کی حدیثیں معاجم، مسانید اور کتب صحاح ستہ سے تخریج کی ہیں اور حدیث کے فن میں یہ بات لازم ہے کہ جب کوئی حدیث صحیحین میں سے کسی ایک میں ہو تو اس کے غیر کی پرواہ نہیں کی جاتی یقینی طور پر مگر جب حال اس کا متقاضی ہو اور ہر مقام کی علیحدہ گفتگو ہوتی ہے۔

علامہ دمشقی نے احادیث نبویہ کو مسلسل نمبروں کے تحت درج کیا اور احادیث کو الفبائی ترتیب پر درج کیا۔

احادیث نبویہ کے متن کو مختصراً لکھا ہے کہ حدیث کا فقط ابتدائیہ ہی لکھا ہے۔

حدیث کا متن لکھنے کے بعد ان ائمہ کرام کے نام اور ان کی کتب کے نام ذکر کیے جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی اور اس سلسلہ سند کے طبقہ صحابہ میں جس صحابی سے وہ حدیث مروی ہے اس کا نام بھی لکھ دیا ہے۔

علامہ دمشقی اس حدیث کو اس کے سبب ورود کے ساتھ ساتھ مکمل لکھتے ہیں اور اس کے لیے "سببہ" کا عنوان دیتے ہیں۔ جہاں حدیث پہلے ہی مکمل لکھی ہے وہاں سبب ورود کے تحت اس کا پہلا حصہ ذکر کر کے لکھتے ہیں۔ "فذکرہ"۔

علامہ دمشقی نے کئی مقامات میں احادیث نبویہ کا مرتبہ اور محدثین کے ہاں اس کا حکم وقسم واضح کر دی ہے۔

علامہ دمشقی کا عمومی اسلوب تو یہ ہے کہ وہ حدیث کی سند بیان نہیں کرتے البتہ بعض مقامات پر آپ نے کسی خاص غرض کی بنا پر حدیث نبوی کو سند سمیت ذکر کیا ہے۔

علامہ دمشقی کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ نے احادیث مبارکہ کے اسباب ورود کو "سببہ" کے عنوان کے تحت بیان کیا اور کبھی کبھار "سببہ وتتمتہ" کے الفاظ بھی روایت کیے۔

علامہ دمشقی نے احادیث نبویہ کے متون کو حرکات وسکنات اور اعراب کے ساتھ تحریر کیا البتہ متن کے علاوہ سبب ورود یا حدیث کے دیگر حصہ کو بغیر اعراب کے ہی لکھ دیا ہے۔

علامہ دمشقی نے احادیث کی تخریج میں بنیادی مصادر کو زیادہ تر لیا ہے اور مصادر و مراجع کی طرف اشارہ پر اکتفاء کیا ہے جیسا کہ حدیث مبارک انما الاعمال بالنیات کے بعد لکھتے ہیں: اخرجہ الائمۃ الستۃ فی کتبھم وغیرھم عن عمر بن الخطاب۔

علامہ دمشقی نے بعض اوقات، ثانوی مآخذ سے بھی احادیث کی تخریج کی مثلاً کتب تفسیر، تاریخ، سیر وغیرہ جیسے حضرت معاویہ کی حدیث "انا ابن الذبیحین" کہ اسے مستدرک، حاکم تفسیر کشاف (زمخشری متوفی 538ھ)، تفسیر ابن مردویہ اور تفسیر الکشف و البیان (ثعلبی) سے تخریج کیا۔ علامہ دمشقی نے ایک حدیث کو اس کے تمام مراجع سے تخریج نہیں کیا اور اس کا اعتراف بھی وہ مقدمہ میں کر چکے تھے۔

علامہ دمشقی نے مکرر احادیث کو بعض اوقات الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مختلف مقامات پر مختلف اسانید اور مختلف مصادر ومراجع سے نقل کیا مثلا حدیث نمبر 210 کو سلمۃ بن اکوع کی روایت سے امام بخاری کی صحیح سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا۔"ارموا بنی اسماعیل فان اباکم کان رامیا "اوراسی حدیث کو نمبر 1056 کے تحت ابن عباس کی روایت، مسند احمد، سنن ابن ماجہ اور مستدرک حاکم کے حوالہ سے ''رمیابنی اسماعیل فان اباکم کان رامیا '' کے الفاظ میں نقل کیا۔علامہ دمشقی نے جن کتب سے استفادہ کیا ان کی ایک طویل فہرست ہے جو تقریباً 93 کتابیں ہیں جن میں مختلف علوم وفنون کی کتابیں موجود ہیں مثلا علم حدیث، علم تفسیر، علم تاریخ، علم سیر وغیرہ۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث فہمی کے لئے سبب حدیث کا جاننا ضروری ہے۔اور سبب حدیث کے لئے علم اسباب ورود حدیث کے تعارف اور آغاز وارتقاء کی معرفت ضروری ہے۔ تکمیل دین کا مژدہ بھی خود خالق کائنات نے عطا فرمایا، اب نہ تو کوئی نیا نبی و رسول آئے گا اور نہ ہی کوئی نئی شریعت و دین۔ بنی نوع انسان کو قیامت تک جتنے بھی مسائل پیش آئیں گے ان تمام کا وافی وشافی حل قرآن وسنت میں موجود ہے جس پر کلام الٰہی شاہد ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[31]

کتابیات

- القرآن الکریم
- ابن الاثیر، النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر، مطبوعۃ ایران، س ن
- ابن الاثیر، علی بن ابی الکرم، ابو الحسن، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1415ھ
- احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ، امام، المسند، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، مطبوعہ 1408ھ
- اسماعیل پاشا بغدادی، ایضاح المکنون، مصر، مطبعۃ المعارف، 1346ھ
- اصفہانی، ابو القاسم، حسین بن محمد المعروف الراغب، المفردات فی غرائب القرآن، بیروت: مطبوعہ الدار الشامیہ، س ن
- البانی، ناصر الدین، ضعیف الجامع الصغیر، لاہور، المکتب الاسلامی، س ن
- البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، بیروت، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، دار الکتب العلمیہ، 1412ھ
- البزار، احمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد، ابو بکر، مسند البزار المشہور باسم البحر الزخار، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ، 1998ء

[31] Al-Ahzāb, 21:33.

- ابن بطال، علی بن خلف بن عبد الملک، ابو الحسن، شرح صحیح بخاری، الریاض، مکتبہ الرشید، س ن
- البغوی، الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء، ابو محمد، محی السنۃ، شرح السنۃ، دمشق بیروت، المکتبۃ الاسلامی، س ن
- البیہقی، احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ، ابو بکر، السنن الکبریٰ، مصر، دارِ الطوق النجاۃ، س ن
- البیہقی، احمد بن الحسین، دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1405ھ
- الترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، امام، السنن، بیروت، مطبوعہ دار الفکر، 1414ھ
- الجرجانی، میر سید شریف، علی بن محمد، التعریفات، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، س ن
- حاجی خلیفہ، المصطفیٰ بن عبد اللہ، کشف الظنون، بیروت، دار المعرفہ، 2007ء
- الحاکم، محمد بن عبد اللہ بن محمد، ابو عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، بیروت، دار معرفہ، س ن
- ابن حبان، محمد بن حبان، الاحسان بترتیب صحیح بن حبان، ریاض، مکتبۃ الاضواء السلف، س ن
- الخرائطی، محمد بن جعفر بن سھل، ابو بکر، مکارم الاخلاق و معالیھا و محمود طرائقھا، القاہرہ، دار الافاق العربیۃ، 1419ھ
- الخطابی، ابو سلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب، معالم السنن، حلب، المطبعۃ العلمیہ، 1351ھ
- الخطیب الشربینی، محمد بن احمد، شمس الدین، مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج، بیروت، دار احیاء التراث، س ن